سوال

(237) شادی کے موقع پر لڑکی والوں کی طرف سے کھانا کھلانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ کا مضمون "شادی کے کھانے کی شرعی حیثیت" غزوہ میں نظروں سے گزرا آپ نے ولیمہ پر مدلل بحث کی ہے مگر اصل چیز ہے شادی ہال میں لڑکی والے کی طرف سے دی جانے والی دعوت جس پر آج کل اخبارات میں بھی بحث جاری ہے ۔ براہ کرم قرآن وسنت کی روشنی میں اس پر بھی تفصیلا ارشاد فرمائیے تاکہ لوگوں کی غلط فہمیاں دور ہوں ۔ (راؤ اسلام الدین ابوشاہد 2/18 وحدت پارک لاہور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر آپ اس مضمون کو غوروتدبر سے پڑھتے تو اس سوال کا جواب آپ کو اس مضمون میں مل جاتا قرآن وسنت کی رو سے شادی کے موقع پر جو دعوت ثابت ہے وہ ولیمہ ہے جس کے میں نے کئی ایک دلائل ذکر کیے ۔ اور محدثین نے جو دعوت کی اقسام بیان کی ہیں ان کا بھی اجمال سے تذکرہ کیا ہے، جس سے یہ بات خود بخود واضح ہو جاتی ہے کہ لڑکی والوں کے گھر جو بارات لے کر لڑکے والے جاتے ہیں اور لڑکی والے اپنے دوست واحباب کو بلا لیتے ہیں اور پھر ان سب کے لئے ضیافت کا بندوبست کیا جاتا ہے ۔ اس کی کوئی دلیل نہیں ۔ بارات کے بارے میں راقم نے غزوہ میں پہلے بحث کر دی ہے کہ موجودہ تصور بارات اسلام کا نہیں ہے اور خیر القرون میں اس کی کوئی مثال ہمیں نہیں ملتی ۔ شادی کے موقع پر جو دعوت ہوتی ہے وہ ولیمہ ہی ہے ۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کے موقع پر بھی ہوا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی آپ نے ولیمہ کرنے کے لئے کہا ۔

لہذا شادی پر یہی دعوت ہونی چاہیے خواہ شادی ہال میں ہو یا کسی حویلی اور گھر میں، یہی شرعا ثابت ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب النکاح، صفحہ: 310